Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
بروز ہفتہ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۳ محرم ۱۳۹۲ھ، ۱۹ تبلیغ ۱۳۵۱ہش، ۱۹ فروری ۱۹۷۲ء | نمبر ۴۱

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۸ تبلیغ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۷ تبلیغ کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۱۸ تبلیغ - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ مت سمجھو کہ جس شخص کو ہمّ و غم پہنچتا ہے وہ بد قسمت ہے

ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص ظاہر ہوتے ہیں

"اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے لیکن جن کو تفرقہ اور ابتلاء نہیں آتا اُن کا حال دیکھو کہ کیسا ہوتا ہے۔ وہ بالکل دُنیا اور اسکی خواہشوں میں منہمک ہو گئے ہیں۔ اُن کا سر اُوپر کی طرف نہیں اُٹھتا۔ خُدا تعالیٰ کا اُن کو بھول کر بھی خیال نہیں آتا۔ یہ وُہ لوگ ہیں جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی خُوبیوں کو ضائع کر دیا اور بجائے اس کے ادنیٰ درجہ کی باتیں حاصل کیں کیونکہ ایمان اور عرفان کی ترقّی اُن کے لئے وُہ راحت اور اطمینان کے سامان پیدا کرتی جو کسی مال و دولت اور دُنیا کی لذّت میں نہیں ہیں۔ ....

جو کہتے ہیں ہم پر کوئی ابتلاء نہیں آیا وہ بد قسمت ہیں۔ وہ ناز و نعمت میں رہ کر بہائم کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اُن کی زبان ہے مگر وہ حق بول نہیں سکتی، خدا کی حمد و ثناء اس پر جاری نہیں ہوتی، بلکہ وہ صرف فسق و فجور کی باتیں کرنے کے لئے اور مزہ چکھنے کے واسطے ہے۔ اُن کی آنکھیں ہیں مگر وہ قدرت کا نظارہ نہیں دیکھ سکتیں بلکہ وہ بدکاری کے لئے ہیں۔ پھر ان کو خوشی اور مسرّت کہاں سے میسّر آ سکتی ہے۔

یہ مت سمجھو کہ جس کو ہمّ و غم پہنچتا ہے وہ بد قسمت ہے۔ نہیں خدا اس کو پیار کرتا ہے۔ جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے۔ غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقع شدہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دُنیا کی حقیقت کیا ہے اور اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں۔ ابتلاؤں میں ہی دُعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دُعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۰ و ۲۰۱)

میرے والد محترم صوفی عطا محمد صاحب بعارضہ فالج بہت بیمار ہیں۔ تکلیف بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ڈپٹی فیلسر، بشارت الرحمٰن)

احمدی سرجن توجہ کریں

"نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام کے لئے فوری طور پر سرجنوں کی ضرورت ہے۔

احمدی سرجن جو کم از کم ایم، بی، بی، ایس ہوں۔ اپنی خدمات فوراً اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کریں اور اپنے کوائف سے ہمیں اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

مجلس ارشاد کا اجلاس ملتوی ہو گیا

ضلع جھنگ میں دفعہ ۱۴۴ کی وجہ سے مجلس ارشاد کا اجلاس جو ۱۹ فروری کو ہونے والا تھا ملتوی کر دیا گیا ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

۳۱ - مارچ و یکم و ۲ اپریل ۱۹۷۲ء کو منعقد ہوگی

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ مارچ و یکم و ۲ اپریل ۱۹۷۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگی۔

(۱) جماعتیں حسب قاعدہ تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۲۰ فروری ۱۹۷۲ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔ وقت کی پابندی ضروری ہے۔

(۲) امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ امسال انکی طرف سے جن جماعتوں کو نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہو انکی اطلاع ۲۹ فروری تک اور نمائندگان کی اطلاعات حسب قاعدہ ۱۰ مارچ تک ضرور بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس، ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ تبلیغ ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشریّت کا ایک تقاضا اور اس سے استفادہ کا طریق

بالعموم دیکھنے میں آتا ہے کہ جب انسان مصائب سے دوچار ہوتا ہے تو قدرتی طور پر ایک اضطراب کی کیفیت اُس پر وارد ہوجاتی ہے اور اگر مصائب کا سلسلہ جلد ختم نہ ہو تو اضطراب کی یہ کیفیت بڑھتے بڑھتے مایوسی میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے انسان کا جس کی اضطراب کی حالت مایوسی میں بدل جاتی ہے قرآن مجید میں متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

(۱) وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ○ (حٰمٓ السجدہ آیت ۵۰)

یعنی جب ایسے انسان کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ مایوس ہوجاتا ہے۔

(۲) وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ○ (بنی اسرائیل آیت ۸۴)

جب انسان کو تکلیف پہنچے تو وہ بہت ہی مایوس ہوجاتا ہے۔

(۳) وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ○ (ھود آیت ۱۰)

اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے (کسی قسم کی) رحمت (کا مزا) چکھائیں اور پھر ہم اُس سے رحمت کو ہٹا لیں تو وہ بہت ہی ناامید اور مُنکرِ احسان ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دُکھ یا مصیبت کے وارد ہونے پر بالعموم انسانوں پر وارد ہونے والی دو کیفیات یعنی اضطراب اور مایوسی میں سے اضطراب کو تو فطری تقاضا قرار دیا ہے اور اس سے منع نہیں فرمایا۔ لیکن مایوسی کو ہرگز بھی فطری تقاضا نہ قرار دیتے ہوئے اس سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ دُکھ اور مصیبت کے وقت انسان کو اضطراب لاحق ہونا ایک قدرتی امر ہے لیکن مایوسی بشری تقاضا کے ماتحت نہیں بلکہ عدم ایمان کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے اُس نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جب دُکھ اور مصیبت میں مبتلا انسان اضطراب کی حالت میں اسے پکارتا ہے اور مصائب کے دُور ہونے کے لئے اُس سے دُعا کرتا ہے تو وہ ایسی دعا قبول کر لے نہ صرف اسے مصائب سے نجات دیتا ہے بلکہ بڑے بڑے انعاموں سے اسے نوازتا ہے چنانچہ فرماتا ہے:-

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ (النمل آیت ۶۳)

(بتاؤ تو سہی) کون ہے جو حالتِ اضطراب میں پکارنے والے کی دُعا کو سُنتا ہے اور اُس کی تکلیف کو دُور کر دیتا ہے (یعنی خدا ہی مضطرب کی دُعا کو سُنتا اور اُس کی تکلیف کو رفع کرتا ہے) اور وہ تم (حالتِ اضطراب میں دُعا کرنے والوں) کو ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا (اُس قادرِ مطلق) اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے!

برخلاف اس کے مایوسی کے متعلق فرمایا کہ مایوسی تو کفار (جن کا دل ایمان سے خالی ہوتا ہے) کی صفت ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ○ (یوسف آیت ۸۸)

یعنی اللہ کی رحمت سے کافروں کے سوا کوئی انسان مایوس نہیں ہوتا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جس انسان کو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اُس کی غیر محدود صفات پر حقیقی ایمان حاصل ہوتا ہے وہ اپنے اس ایمان کے زیرِ اثر اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ضرور اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے گا۔ چنانچہ وہ بشری تقاضا کے ماتحت لاحق ہونے والے اضطراب کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور دُعاؤں میں لگ جاتا ہے۔ اس طرح ایمان مایوسی کو اُس کے قریب بھی پھٹکنے نہیں دیتا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اضطراب اور مایوسی ہر دو کیفیتوں کی حقیقت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر چاہیئے کہ توکّل کو کبھی ہاتھ سے نہ دے۔ اضطراب خاصۂ بشریت ہے اور سب انبیاء بھی اس میں شریک ہیں جیسے جنگِ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اضطراب ہوا تھا۔ چنانچہ عرض کرتے تھے یا ربّ ان اھلکت ھٰذہ العصابة فلن تعبد فی الارض ابدًا۔ مگر عام لوگوں میں اور انبیاء میں یہ فرق ہے کہ عام لوگوں کی طرح انبیاء کے اضطراب میں یاس کبھی نہیں ہوتی ان کو اس امر کا پورا یقین ہوتا ہے کہ خدا کبھی ضائع نہ کرے گا۔ ایسے اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے مگر انسان کو چاہیئے کہ یاس کو پاس نہ آنے دے کیونکہ یاس تو کفار کی صفت ہے۔ انسان کو طرح طرح کے خیالات اضطراب کا وسوسہ ڈالتے ہیں مگر ایمان ان وساوس کو دُور کر دیتا ہے۔ بشریت اضطراب خریدتی ہے اور ایمان اس کو دفع کرتا ہے۔"

(بحوالہ البدر ۱۲ مارچ ۱۹۰۳ء و الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۱، ۱۷۲)

پس مصائب کے وقت اضطراب کا لاحق ہونا ایک بشری تقاضا ہے اور اس کا لاحق ہونا انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کے حضور جُھکتا اور دعائیں مانگتا ہے اور نصرتِ الٰہی کا مورد بن کر فائز المرام ہوتا ہے البتہ مایوسی ہلاک کرنے والی چیز ہے اور یہ بشری تقاضے کے طور پر نہیں بلکہ عدم ایمان کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے ایک حقیقی مومن اس میں کبھی مبتلا نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ اُس کی مضطربانہ دعائیں قبول فرما کر نہ صرف مشکلات و مصائب کو دُور کر دے گا بلکہ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ کا وعدہ بھی ان کے حق میں پورا کر دکھائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ حالات خواہ کتنے ہی ناموافق اور مخدوش کیوں نہ ہو جائیں مومن کبھی مایوس نہیں ہوتے، اُن کی نگاہ آسمان کی طرف ہوتی ہے اور دل اس یقین سے لبریز ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ صبر اور ہمت و استقلال کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے اور ساتھ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور مضطربانہ دعاؤں میں لگے رہتے ہیں۔ اس طرح وہ نصرتِ الٰہی کے مورد بن کر بالآخر کامیاب و فائز المرام ہوجاتے ہیں ٭

ایک پھلواری اور ایک خارزار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ اور جنّت کے تعلق میں علی الترتیب ایک پھلواری اور ایک خارزار کا ذکر فرما کر دوزخ سے بچنے اور جنّت کا مستحق بننے کی نہایت ہی حکیمانہ انداز میں تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ
وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ
(مسلم کتاب الجنّة)

دوزخ خواہشات سے گھری ہوئی ہے اور جنّت مشکلات سے یعنی دوزخ کے اردگرد خواہشات کی پھلواری ہے اور جنت کے اردگرد مشکلات و مصائب کا خارزار ہے۔

مراد یہ ہے کہ اگر انسان دوزخ سے بچنا اور جنت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خواہشات کا غلام نہ بنے بلکہ خدا کی خاطر اپنے نفس کو مشقّت میں ڈالے ٭

ہلاکت سے ہمکنار کرنیوالی عادت

بالعموم لوگ مبالغہ آرائی کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک نہایت ہی مہلک عادت قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ۔
قَالَهَا ثَلَاثًا (مسلم کتاب العلم)

مبالغہ کرنے والے ہلاک ہوگئے۔ (مراد یہ کہ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے) حضور نے اس بات کو تین بار دُہرایا۔

اس سے ظاہر ہے کہ مبالغہ آرائی کی عادت ہلاکت سے ہمکنار کرنیوالی عادت ہے۔ بعض لوگ بڑھا چڑھا کر بات کرنے اور زمین آسمان کے قلابے ملانے کے عادی ہوتے ہیں اور اسے اپنی ایک بہت بڑی خوبی سمجھتے ہیں۔ وہ اپنی نادانی کے باعث اس بات سے یکسر بے خبر ہوتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو خدا کی گرفت کے نیچے لا رہے ہیں اَلْعِيَاذُ بِاللّٰه۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی روح پرور خطاب

متواتر اور انتھک جدوجہد سے ہی روح کو سرور اور اللہ تعالیٰ کی محبت ملتی ہے

(فرمودہ ۷ ر اخاء ۱۳۵۰ ہش - مطابق ۷ ر اکتوبر ۱۹۷۱ء)

(۴)

متواتر جدوجہد اور الٰہی رحمتیں

اگرچہ میرا مضمون اس وقت روحانیت اور روحانی ترقیات اور روحانی رفعتوں کے متعلق ہے۔ لیکن میں دنیوی میٹرک کے امتحان کی مثال دے کر بات واضح کرتا ہوں۔ جس لڑکے نے دسویں کے امتحان میں فرسٹ پوزیشن لی ہے اور امید رکھتا ہے کہ وہ ایف، اے کے امتحان میں بھی بورڈ میں اول نمبر پر آئے گا تو وہ پہلے سے تیاری کرنی شروع کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس کے لئے انتہائی کوشش کی ضرورت ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو بیچ میں قریباً دو سال کا فاصلہ ہے اس کا ایک منٹ بھی ضائع نہ ہو۔ مگر ایف اے کی کامیابی اس کامیابی کے مقابلے میں بالکل ہیچ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ روحانی میدانوں میں ایک کے بعد دوسری کامیابی دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

والسماء ذات الرجع

یعنی اللہ تعالیٰ انسان پر بار بار فضل کرتا ہے اور دو فضلوں کے درمیان انسان کی اپنی کوشش ہے۔ ایک فضل ہوتا ہے۔ اس پر وہ تسلی پاتا ہے۔ مگر وہ سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس پر ٹھہرنا نہیں۔ اے میرے بندے! تو نے میرا پیار لیا لیکن اس سے بڑا پیار میں تجھے دینے کے لئے تیار ہوں۔ تو اس کے لئے کوشش کر۔ غرض ایک ہی وقت میں پہلی کامیابی پر اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے جلوے دیکھنے کے بعد روح سرور بھی حاصل کر رہی ہے اور دماغ اور جسم اور روح نئی کوشش میں بھی لگ گئی ہے۔

پس سرور اور جدوجہد متوازی چلنے شروع ہو گئے اور یہ شروع سے اسی طرح چل رہے ہیں۔ اس لئے وقت کو ضائع کرنے کی اجازت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تسمع فیہا لاغیۃ۔ اب آپ یہاں سے جائیں گے سستانے کے لئے آپ کو کوئی وقت نہیں۔ اگلی کامیابی کے لئے آپ کوشش کریں تا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر مزید رحمتیں نازل فرمائے۔ اس طرح ایک غیر متناہی سلسلہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کا شروع ہو جاتا ہے۔

اخروی جنّت اور ترقیات

جب انسان خدا تعالیٰ پر حقیقی ایمان لاتا ہے تو اُسے اخروی جنت بھی ملتی ہے اور وہاں بھی اگرچہ وہ عمل کی دنیا نہیں ہے۔ مگر جس طرح گلاب کا پھول جب پورا بن جاتا ہے تو اس کے بعد گلاب کے پھول کے بننے کا تو کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن پتیوں کے کھلنے کا سوال پیدا ہو جاتا ہے۔

گلاب کی تو محدود پتیاں ہیں۔ لیکن انسان جب دوسری زندگی میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نئی زندگی حاصل کرتا ہے تو اس کی مثال یوں سمجھ لو کہ وہ ایک گلاب کا پھول ہے جو نہایت خوب صورت اور خوشبودار اور حسین رنگوں کا مجموعہ ہے اور جس کی پتیاں غیر محدود ہیں اور جب کھلتی ہیں تو اس کے حسن میں خدا تعالیٰ کا پیار اور اس کی محبت کا جلوہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور اس کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔

پس میرے اور آپ کے لئے کسی ایک مقام پر ٹھہرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ ہم تو ایک راستے پر چل پڑے ہیں کہ ٹھہرے تو مارے گئے کون ہے ہم میں سے جو زبانی یہ کہنے کے لئے تیار ہو کہ کچھ گھنٹے ہماری زندگی میں ایسے بھی ہونے چاہئیں جن میں اللہ تعالیٰ اور ہمارے درمیان دوری پیدا ہو جائے۔ جب آپ کا دماغ اس تصور کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تو آپ کا عمل اس بات کو قبول کرنے کے لئے کیسے تیار ہو جائے گا۔

پس یہ تسلسل جو ایک طرف انفسی کوشش اور محنت میں ہمیں نظر آ رہا ہے اس تسلسل کو قائم رکھنا چاہیئے تا کہ دوسری طرف وہ تسلسل جس کا ہمیں وعدہ دیا گیا ہے اور جسے ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ رہے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوے جن میں سے ہر جلوہ پہلے سے بڑھ کر ہوتا ہے، وہ تسلسل قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب میں عہد اور دعا کرانے کے بعد آپ کو رخصت کروں گا۔ سفر اور حضر میں آپ جہاں بھی ہوں اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جسموں میں اور آپ کی عمروں میں برکت ڈالے اور آپ کی محنت میں برکت ڈالے اور آپ کے مال میں برکت ڈالے اور آپ کی اولاد میں برکت دے۔ آپ کی اولاد کو آپ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور بنائے۔

پاکستان کی حفاظت و سالمیت کیلئے مساعی

پاکستان کی حفاظت اور سالمیت کیلئے آج قوم ایک عظیم جدوجہد کر رہی ہے۔ اس جدوجہد میں شامل کرنے کیلئے میں آپ کو واپس آپ کے گھروں میں بھجوا رہا ہوں۔ خدا کرے کہ آئندہ سال میں آپ کو کامیاب و کامران واپس آنے پر آپ کا استقبال کروں اور آپ کو سینے سے لگاؤں۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمتیں، اس کی مدد اور اس کی نصرتیں ہر وقت اور ہر آن آپ کے شامل حال رہیں۔

معرفت الٰہی کے لئے مجاہدہ کی ضرورت

یہ بڑی غلطی ہے جو لوگ کوشش اور سعی تو کرتے نہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ ہمیں ذوق شوق اور معرفت اور اطمینان قلب حاصل ہو۔ جب دنیوی اور سفلی امور کے لئے محنت اور صبر کی ضرورت ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو پھونک مار کر کیسے پا سکتا ہے۔ دنیا کے مصائب اور مشکلات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اس راہ میں مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصائب کا سلسلہ دیکھو۔ کس قدر لمبا تھا۔ تیرہ سال تک مخالفوں سے دکھ اٹھاتے رہے۔ مکہ والوں کے دکھ اٹھاتے اٹھاتے طائف گئے اور وہاں سے پتھر کھا کر بھاگے۔ پھر اور کوئی شخص ہے جو ان مصائب کے سلسلہ سے الگ ہو کر خداشناسی کی منزلوں کو طے کرے۔

جو لوگ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت اور مشقت نہ کرنی پڑے وہ بیہودہ خیال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینّھم سبلنا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے اور وہ مجاہدہ اسی طریق پر ہو جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور اسوہ حسنہ ہے۔ بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور پھر سبزپوشوں یا گیروے پوش فقیروں کی خدمت میں جاتے ہیں کہ پھونک مار کر کچھ بنا دیں یہ بیہودہ بات ہے۔ ایسے لوگ جو شرعی امور کی پابندیاں نہیں کرتے اور ایسے بیہودہ دعوے کرتے ہیں وہ خطرناک گناہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے بھی اپنے مراتب کو بڑھانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور وہ مشتِ خاک ہو کر خود ہدایت دینے کے لئے مدعی ہوتے ہیں۔ اصل راہ اور گُر خداشناسی کا دعا ہے اور پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ ایک پنجابی فقرہ ہے ؎

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

حقیقت میں جب تک انسان دعاؤں میں اپنے آپ کو اس حالت تک نہیں پہنچا لیتا کہ گویا اس پر موت وارد ہو جاوے اس وقت تک باب رحمت نہیں کھلتا۔ خدا تعالیٰ میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے۔ جب تک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں۔ خداجوئی کی راہ میں لفظ پرستی سے کچھ نہیں بنتا بلکہ یہاں حقیقت سے کام لینا چاہیئے۔ جب طلب صادق ہوگی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے محروم نہ کرے گا۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۔ صفحہ ۳۱۲، ۳۱۳)

اخبار الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تین (۳) ضروری دعائیں

از مکرم غلام رسول صاحب اعوان پنشنر بلاک نمبر ۷ ڈیرہ غازیخان

یہ صحیح ہے کہ بندہ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے عاجزی اور اضطراب کے ساتھ ہے بندہ جب اپنے رب کو سراپا عجز و نیاز ہو کر یا مضطرب ہو کر پکارتا ہے تو وہ ضرور سن لیتا ہے۔ اور دعا کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ ایسی دعا ہرگز رد نہیں کی جاتی۔ یہ اس کی شان کے خلاف ہے۔ کہ بندہ اسے عاجزی اور اضطراب سے پکارے اور وہ دعا مستجاب نہ ہو۔ ادعونی استجب لکم کے الفاظ سے یہ بات واضح اور صاف ہو جاتی ہے۔

سچ پوچھو۔ تو بندہ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے صرف دعا ہی سے قائم ہوتا ہے۔ ورنہ ہم کیا۔ اور ہمارے اعمال کیا صرف دعا ہی ہے۔ جس سے یہ رشتہ قائم ہے۔ اس میں بھی شک نہیں کہ بندے اگر دعا نہ کریں۔ تو وہ رب رحیم ناراض ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے کہ اگر تم مجھ سے دعا نہ کرو گے تو مجھے بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ یہ گویا کے الفاظ ہیں درحقیقت وہ ذات غنی اور بے نیاز ہے۔ اُسے کسی کی پرواہ نہیں ہاں بندہ کو اس کی ہر وقت حاجت ہے اسی لئے اس نے دعا کا دروازہ ہر وقت کھولا رکھا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ہم اس سے لیکر اتنا خوش نہیں ہوتے۔ جتنا وہ ہم کو دے کر خوش ہوتا ہے۔ وہ باحیا سخی ہے۔ جو شخص بھی اس کے پاس جاتا ہے اور دست طلب دراز کرتا ہے۔ وہ خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ اُس نے یہ دنیا تو عطا اور بخشش کے لئے بنائی ہے کسی نے اللہ تعالیٰ کے متعلق کیا خوب کہا ہے ؎

من نہ کردم خلق تا سودے کنم
بلکہ تا بر بندگان جودے کنم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس تو صرف دعا کا ہتھیار ہے۔ جسے ہم ہر وقت چلاتے ہیں یہ ہتھیار دنیا کی قوموں سے چھین لیا گیا ہے۔ اور یہ تمہارے قبضہ میں ہے۔ اس سے مسلح ہو جاؤ اور دنیا کو فتح کر لو اور لوگوں کے دل بدل ڈالو اور یہ صحیح ہے کہ اس ہتھیار کے سامنے ایٹم بم اور دوسرے ہتھیار ہیچ ہیں بس ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیئے اور اس سے کما حقہ فائدہ اٹھانا چاہیئے باقی دنیا تو غفلت میں پڑی ہے اور سراسر دنیاوی اسباب پر گر گیا ہے۔ ایک اور موقع پر فرمایا! کہ دعا تدبیر ہے اور تدبیر دعا ہے پس اس سے اپنی بگڑی بنا لو۔ اور اپنے رب کو منا لو۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سراپا دعا تھی۔ حضور کا ہر حرکت و سکون دعا سے شروع ہوتا تھا۔ ہر موقعہ کے لئے حضور نے دعائیں سکھائیں ہیں ان میں سے تین کا ذکر کرتا ہوں۔ جو بے حد اہم اور ضروری ہیں۔ دوست ان سے فائدہ اٹھائیں۔

(۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا تو یہ تھی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ۔

حضور ہر وقت اسے ورد زبان رکھتے ایک موقعہ پر فرمایا کہ جب خانہ کعبہ پر انسان کی پہلی نظر پڑے اس وقت جو دعا مانگے وہ ضرور قبول ہو گی۔ پھر فرمایا کہ اس وقت بندہ کو یہی دعا کرنی چاہیئے اللّٰھم انی اسئلک العفو والعافیہ کہ اے میرے رب میں تجھ سے عفو اور عافیت کا طلبگار ہوں۔ یہ دعا بہت جامع ہے اس کے الفاظ پر غور کرو۔ تو معلوم ہوگا کہ اس میں ضرورت کی ہر چیز موجود ہے یعنی عفو کی طلب بھی ہے اور عافیت کی طلب بھی۔ دراصل انسان اس دنیا میں ان دو چیزوں کا محتاج ہے ایک یہ کہ اس کی بخشش ہو جاوے۔ اور اس کا انجام بخیر ہو دوسرے یہ کہ اسے عافیت ملے۔ یعنی زندگی میں اسے جسمانی اور ذہنی سکون حاصل رہے۔ تو دیکھو کہ یہ دعا کتنی مختصر ہے اور پھر کتنی جامع ہے حضور ہر وقت یہی دعا کرتے تھے۔

دوست بھی اسی دعا کو حرز جان بنالیں انشاء اللہ وہ ہر روحانی اور جسمانی مصیبت سے محفوظ رہیں گے۔ اور نیز کہ اللہ تعالیٰ ان سے عفو و درگزر کا معاملہ بھی فرمائے گا کیونکہ اس سے متواتر مانگنے والا کبھی بے نصیب نہیں ہوتا۔

(۲)

دوسری دعا یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ۔

یہ دعا بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بکثرت مانگا کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے میرے رب مجھے عجز سے محفوظ رکھ یعنی میں اگر کوئی نیک عمل کرنے لگوں تو میرے پاس اسباب کی کمی نہ ہو اور یہ کہ تیری استطاعت بھی ہر وقت شامل حال رہے تاکہ میں خیر اور بھلائی میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاؤں۔ پھر کہا کسل سے محفوظ رکھ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میرے پاس تمام اسباب مہیا ہوں تو تیرے فرائض کی بجا آوری میں مجھ سے سستی اور غفلت نہ ہو۔ تاکہ میں تیری رحمت سے دور نہ ہو جاؤں مثلاً بعض وقت انسان کو نماز میں اس لئے سستی ہو جاتی ہے کہ ہوا سرد ہے یا پانی ٹھنڈا ہے یا مسجد دور ہے۔ نیند کا غلبہ ہے یا دوسرے مشاغل ہیں۔ یہ سب باتیں کسل میں داخل ہیں پس اللہ تعالیٰ کا بندہ ان سے بچنے کی دعا کیا کرتا ہے کہ وہ کہیں کسل کی وجہ سے محروم نہ ہو جائے خلاصہ یہ کہ اسباب کا مہیا نہ کر سکنا عجز ہے اور مہیا شدہ اسباب سے کام نہ لینا کسل ہے۔ غرض یہ دعا بے حد اہم اور ضروری ہے۔ کیونکہ یہی دو چیزیں یعنی عجز اور کسل انسان کی روحانی ترقی میں روک بن جاتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ غیر احمدیوں کی طرح سستی اور غفلت کا شکار ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

(۳)

ان کے علاوہ ایک اور دعا کی طرف دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ جو موجودہ حالات میں نہایت ضروری ہے۔ جسے ہر دوست چاہے وہ مرد ہو یا عورت ضرور یاد کر لینا چاہیئے۔ وجہ یہ ہے کہ آجکل ٹریفک کے حادثات بہت بڑھ گئے ہیں اخبارات کو اٹھا کر دیکھیں تو ان میں سے کسی نہ کسی حادثہ کا ذکر ضرور ہوتا ہے انسانی جان خطرہ سے گھری ہوئی ہے ہر طرف سے اس پر آفات آتی ہیں غرض ہر آن سے اس کو موت جھانک رہی ہے۔ جتنا خطرہ آجکل انسانی زندگی کو لاحق ہے۔ اتنا کبھی بھی نہ تھا۔ گھر سے نکلو۔ تو یہ یقین نہیں ہوتا کہ گھر کو واپسی خیر و عافیت سے ہو گی یا نہیں۔ جب حالت یہ ہے تو بندہ کو اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کرنی چاہیئے کہ وہ سلامتی سے رکھے اور حادثات سے بچائے کیونکہ اس کے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ پس اسلئے ضروری ہے کہ دوست یہ دعا یاد کر لیں۔ اور اسے ہر قسم کی سواری پر سوار ہوتے وقت پڑھ لیا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے حادثات سے محفوظ رکھے گا۔ بلکہ وہ مریض کے لئے بھی وہ تعویذ کا کام دیگی انشاء اللہ وہ دعا یہ ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا
وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا
اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ؀
(قرآن حکیم)

اس دعا کی طرف مجھے ایک مخلص دوست نے توجہ دلائی تھی اور مجھے تحریک کی تھی کہ میں اسے لکھکر دوستوں تک پہنچاؤں تاکہ ان کو ثواب ملے انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اس دعا کی اجابت کے نظارے انہوں نے ذاتی طور پر کئی بار مشاہدہ کئے۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے۔

— ٭ —

جامعہ نصرت کا نمایاں اعزاز

جامعہ نصرت کی طالبات نے راولپنڈی کالج کے منعقدہ کردہ مباحثات میں شرکت کی اور انگریزی مباحثہ میں انہوں نے ٹرافی حاصل کی۔ اس مباحثہ میں

۱۔ عزیزہ لبنیٰ سعید اوّل اور ۲۔ عزیزہ عفت خالق سوم قرار دی گئیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک قارئین دعا کریں کہ جامعہ نصرت کو اللہ تعالیٰ ایسے اعزازات سے آئندہ بھی نوازتا رہے۔ آمین (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ اہلیہ محترمہ مورخہ ۳ فروری سے زچگی کے بعد ہوا لگ جانے سے سخت بیمار چلی آرہی ہیں۔ کمر سے نچلا حصہ بے حس و حرکت ہو کر رہ گیا تھا کروٹ بدلنا یا اٹھنا یا بیٹھنا تا حال مشکل ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اور میری پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمود احمد سعید دارالصدر جنوبی ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کا بھتیجا طارق شہباز اختر پیٹ میں درد کی وجہ سے بہاول پور ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ اپریشن کیا گیا۔ اپریشن کامیاب بھی ہو گیا لیکن ایک گھنٹہ کے بعد میرا بھتیجا بعمر ۱۲ سال ۲۰-۲-۱۵ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صدمہ کی برداشت کے لئے صبر جمیل عطا فرمائے۔ (عبدالرحمان چک ۳۲ H-R ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ: ۱- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان - سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں - (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۶۵۵

میں امۃ الحمید زوجہ عبد المنتین خان صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بعیت پیدائشی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ - حسب ذیل وصیت کرتی ہوں. میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) زیور طلائی ۲۲ تولے وزنی مالیتی -/۱۱۵۵۰ روپے

(۲) کوٹھی واقع گلبرگ لاہور مالیتی -/۶۰۰۰۰ روپے (ساٹھ ہزار روپے)

(۳) حق مہر پانچ ہزار روپے.

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں. اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی. اس وقت مجھے مبلغ -/۲۲۵ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی. میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے.

الامۃ: امۃ الحمید ۲-۱۲۵ گلبرگ III لاہور

گواہ شد: حمید اللہ بقلم خود حصہ دار سفینہ پرنٹنگ، ورکس لائل پور

گواہ: عبد اللطیف سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت شہر لائل پور

مسل نمبر ۲۰۶۵۶

میں گلاب بانو زوجہ محمد شریف صاحب مجاہد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بعیت ۱۹۵۱ء ساکن کلر کہار ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں. میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے.

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ تین صد روپے.

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں. اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں. تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی. میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے.

الامۃ: گلاب بانو اہلیہ ملک محمد شریف صاحب مجاہد کلر کہار ضلع جہلم

گواہ شد: محمد شریف مجاہد وصیت نمبر ۱۵۴۵۰ خاوند موصیہ کلر کہار

گواہ شد: محمد حسین بقلم خود سیکرٹری اصلاح و ارشاد کلر کہار ضلع جہلم

مسل نمبر ۲۰۶۵۷

میں نجمہ پروین زوجہ خان عطاء الحق خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بعیت پیدائشی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں. میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر مبلغ تین ہزار روپے بذمہ خاوند

(۲) زیور طلائی مالیتی سات ہزار روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی. میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے.

الامۃ: نجمہ پروین اہلیہ خان عطاء الحق خان ۲-۴۷ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ.

گواہ شد: ضیاء الحق خان فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ

گواہ شد: خان عطاء الحق خان ۲-۴۷ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ

مسل نمبر ۲۰۶۵۸

میں عطاء اللہ ولد مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب قوم دھاریوال پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال بعیت پیدائشی ساکن چک ۴۳ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے.

(۱) بیس ایکڑ زرعی اراضی مالیتی ساٹھ ہزار روپے.

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی.

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰۵ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت ۱/۱۰ سے منظور فرمائی جائے.

العبد: عطاء اللہ ولد غلام حیدر صاحب چک ۴۳ جنوبی سرگودھا

گواہ شد: غلام رسول صدر جماعت احمدیہ چک ۴۳ جنوبی ضلع سرگودھا

گواہ شد: غلام اللہ بقلم خود نعیم اللہ مدر معلم انصار اللہ چک ۴۳ جنوبی ضلع سرگودھا

مسل نمبر ۲۰۶۵۹

میں منیرہ خانم زوجہ محمد اکرم خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بعیت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں. میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) طلائی زیور وزنی ۵ ۱/۲ تولے مالیتی -/۹۳۵ روپے

(۲) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپے.

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں. اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی. اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے.

الامۃ: منیرہ خانم ۷۵۶/۸ عزیز آباد کراچی ۳۸

گواہ شد: محمد اکرم خان خاوند موصیہ ۷۵۶/۸ عزیز آباد کراچی ۳۸

گواہ شد: فیض عالم خان جنگوی ۷۵۶/۸ عزیز آباد کراچی ۳۸

مسل نمبر ۲۰۶۶۰

میں جنت بی بی زوجہ شیخ لعل محمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بعیت پیدائشی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں. میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۲۰۰ روپے

(۲) حق مہر بذمہ خاوند یک صد روپے.

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے.

الامۃ: جنت بی بی زوجہ شیخ لعل محمد صاحب معرفت مسلم جنرل سٹور صدر بازار اوکاڑہ.

گواہ شد: طارق محمود ولد شیخ لعل محمد صاحب. معرفت مسلم جنرل سٹور - صدر بازار - اوکاڑہ

گواہ شد: لعل محمد ولد شیخ دین محمد صاحب معرفت مسلم جنرل سٹور صدر بازار اوکاڑہ.

مسل نمبر ۲۰۶۶۱

میں بشریٰ بیگم زوجہ شیخ فضل محمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بعیت پیدائشی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱ ۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں. میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے.

(۱) حق مہر پانچ صد روپے وصول کرکے خرچ کر لیا ہوا ہے

(۲) نقد رقم ۵ ۱/۲ ہزار روپے

(۳) زیور طلائی ۲۰ تولے مالیتی تین ہزار روپے

(۴) سلائی مشین ایک عدد مالیتی ڈیڑھ صد روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں. اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی. اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے بطور جیب خرچ ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے. الامۃ: بشریٰ بیگم معرفت فضل محمد نذیر احمد کلاتھ مرچنٹ، صدر بازار اوکاڑہ ضلع ساہیوال

گواہ شد: فضل محمد خاوند موصیہ.

گواہ شد: ناصر احمد (پسر موصیہ) کریسنٹ کلاتھ ہاؤس صدر بازار اوکاڑہ ضلع ساہیوال.

مسل نمبر ۲۰۶۶۲

میں مغفور احمد ولد علی احمد صاحب قوم مسلم جاٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بعیت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی. میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے.

العبد: مغفور احمد ولد علی احمد ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد: ملک سیف الرحمن جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد: قریشی نور الحق تنویر سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ.

مسل نمبر ۲۰۶۶۳

میں خالدہ شیخ بنت لعل محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بعیت پیدائشی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں. میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) مبلغ یکصد پچاس روپے (-/۱۵۰)

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی.

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۴۰ روپے ماہوار آمد ہے. میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی.

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے.

الامۃ: خالدہ شیخ معرفت مسلم جنرل سٹور صدر بازار اوکاڑہ ضلع ساہیوال

گواہ شد: طارق محمود (برادر موصیہ) مسلم جنرل سٹور صدر بازار - اوکاڑہ

گواہ شد: لعل محمد ولد شیخ دین محمد صاحب والد موصیہ - مسلم جنرل سٹور - صدر بازار اوکاڑہ - ضلع ساہیوال.

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلیٰ مقاصد کے حصول کیلئے آئندہ نسلوں کی اِصلاح نہایت ضروری ہے

میں نے بہت تھوڑے بچے اور نوجوان ایسے دیکھے ہیں جن کی پیشانی پر اِھدنا الصراط المستقیم لکھا ہوا ہو

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"نسلوں کو درست رکھنا اعلیٰ مقاصد کے لئے نہایت ضروری ہوتا ہے مگر اس کے لئے ایک نظام کی ضرورت ہے اور اس نظام کو قائم کرنے کے لئے مختلف تحریکات ہوتی رہتی ہیں۔ وہ لوگ جو اعتراض کرتے ہیں کہ یہ نئی چیزیں ہیں وہ غلطی پر ہیں اگر حالات کے مطابق ہم تبدیلی اختیار نہیں کریں گے تو عقلمندی سے بعید ہوگا جیسے اگر کوئی شخص موٹر کو تعیش کی چیز سمجھ کر اس سے کام نہ لے یا ریل کے ہوتے ہوئے پیدل سفر کرنے پر اصرار کرے تو یہ اس کی نادانی ہوگی پس ضروری ہے کہ انعامات کے حصول کے لئے مقررہ نظام کے ماتحت سب دوست مل کر کام کریں۔ ......

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں جب لکھنؤ طب پڑھنے کے لئے گیا۔ تو مجھ سے میرے استاد نے پوچھا کہ تمہارا کہاں تک طب پڑھنے کا ارادہ ہے۔ مجھے اس وقت یہ معلوم نہیں تھا کہ سب سے بڑا طبیب کون گزرا ہے۔ مگر میرے مونہہ سے بے ساختہ نکلا کہ افلاطون کے برابر۔ افلاطون اگرچہ فلاسفر تھا مگر ان کے استاد نے کہا شاباش تم نے بڑے آدمی کا نام لیا ہے اس سے تمہارا ارادہ بہت بلند معلوم ہوتا ہے تم کچھ نہ کچھ ضرور بن جاؤ گے ایسا عزم اور ارادہ رکھنے والے نوجوانوں کی اب بھی ضرورت ہے یاد رکھو حقیقی انسان وہی ہے جس کے مرنے پر لوگوں کو یہ خیال ہو کہ آج فلاں کی موت سے جو خلاء پیدا ہو گیا ہے اس کو پُر کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔

میں نے دیکھا ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی تربیت میں ابھی بہت نقص ہے اور اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے مجھے اکثر بچوں کی پیشانی پر ابھی وہ بات نظر نہیں آتی جو ان کے نور ایمان کو کامل طور پر ظاہر کرنے والی ہو۔ بہت تھوڑے بچے اور نوجوان میں نے ایسے دیکھے ہیں جن کی پیشانی پر میں نے

اھدنا الصراط المستقیم

لکھا ہوا دیکھا ہو۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے کے لئے پوری جدوجہد کرتے ہوں۔"

خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۳۸ء بمقام دہلی۔ الفضل ۱۵ر جون ۱۹۶۰ء

درخواست ہائے دعا

میرے والد مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق دارالصدر غربی ربوہ تقریباً ڈیڑھ ہفتہ سے بوجہ بخار بیمار ہیں کمزوری زیادہ ہے احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(لطف الرحمٰن خالد۔ ربوہ)

۲۔ میرے بھائی مکرم محمد اسحٰق صاحب نثار مربی اطفال الاحمدیہ ضلع لائلپور کے پتہ کا اپریشن ۲۰ فروری کو ہو رہا ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ ان کے اپریشن کی کامیابی اور جلد شفا یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

سردار محمد۔ بیت اللباس۔
گول بازار۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

۳۔ بندہ بعارضہ قلب عرصہ سے بیمار ہے اور بندہ کے چھوٹے بھائی مکرم صوبیدار میجر صفدر علی خان مشرقی پاکستان میں جیسور کے مقام پر خدمت سرانجام دے رہے تھے ان کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چلا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے عارضہ قلب سے صحت عطا فرمائے اور میرے چھوٹے بھائی کو بخیر و عافیت واپس لائے۔

(لعل علی خان۔ دواخانہ مفرح حیات لاہور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۱۷ر فروری۔ حکومت پاکستان نے نام نہاد بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے والے ممالک سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھارت کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق بنگلہ دیش سے اپنی فوجوں کو ہٹانے کے سلسلہ میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

حکومت نے اس سلسلہ میں جو مراسلہ اپنے سفارت خانوں کے ذریعہ بھیجا ہے اس میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ ان ممالک نے ایک ایسے ملک کو تسلیم کر لیا ہے جو کسی صورت بھی ابھی ایک آزاد ملک کہلانے کا مستحق نہیں کیونکہ وہ اب بھی بھارتی فوجوں کے تسلط میں ہے مراسلہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ممالک بھارت پر زور دیں کہ وہ جنیوا کنونشن پر عمل درآمد کرتے ہوئے پاکستان کے ان فوجیوں اور سول ملازمین کو واپس بھیج دے جو اس نے ناواجب طور پر قید کر رکھے ہیں مراسلہ میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے کہ نام نہاد بنگلہ دیش میں ان بنگالیوں اور غیر بنگالیوں پر ظلم و تشدد کیا جا رہا ہے جو نظریہ پاکستان کے حامی ہیں حالانکہ مغربی پاکستان میں بنگالی آزادی کے ساتھ رہ رہے ہیں اور حسب معمول اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہیں۔

اسلام آباد ۱۷ر فروری۔ اس ماہ کے آخر میں جدہ میں اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی جو کانفرنس ہو رہی ہے اس میں پاکستانی وفد کی قیادت وزیر خوراک و زراعت ملک معراج خالد کریں گے۔ اس کانفرنس کا افتتاح شاہ فیصل کریں گے اور توقع ہے کہ اس میں کم و بیش ۳۰ اسلامی ممالک شرکت کریں گے۔

راولپنڈی ۱۷ر فروری۔ وزیر اطلاعات مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے ریڈیو پاکستان کے ڈائرکٹروں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ملک اس وقت ایک نازک دور میں سے گزر رہا ہے ریڈیو پاکستان کے تمام سٹیشنوں کو چاہیئے کہ وہ نئے دور کے تقاضوں کو پورا کریں اور حکومت عوام کی بہتری کے لئے جو اصلاحات کر رہی ہے ان سے عوام کو پوری طرح روشناس کرائیں آپ نے کہا ریڈیو کے محکمہ کو کارپوریشن میں تبدیل کیا جا رہا ہے اس کی وجہ سے ریڈیو کے کم تنخواہ پانے والے ملازمین کو فائدہ پہنچے گا۔

اس موقعہ پر ریڈیو کے ڈائرکٹر جنرل نے تقریر کرتے ہوئے کہا نئے تبدیل شدہ حالات کی روشنی میں ایک مختصر مدت کا منصوبہ بنایا گیا ہے جس کے تحت پروگراموں میں تبدیلیاں کی جا رہی ہیں جن کے اثرات جلد ہی ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔

کراچی ۱۷ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ نام نہاد بنگلہ دیش کی حکومت مغربی پاکستان کے بعض ایسے افراد کو واپس بلانے کی کوشش کر رہی ہے جو وہاں پر انتظامی اور فنی ماہرین کی شدید کمی کو پورا کر سکیں۔

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۵ر تبلیغ کو محترم میاں غلام محمد صاحب اختر کی نواسی عزیزہ امۃ الرشید اختر کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر بہت سے اصحاب و خواتین مبارکہ نے شرکت فرمائی۔

اس موقعہ پر امتیاز احمد صاحب ہاشمی نے تلاوت قرآن کریم کی۔ عطاء الرحمٰن صاحب نعیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم کے چند اشعار پڑھے جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا فرمائی۔

عزیزہ امۃ الرشید اختر کا نکاح کیپٹن محمود احمد صاحب برادر خورد مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ مغربی جرمنی (ابن مکرم میاں عبدالرحیم صاحب آف جہلم) سے ہوا تھا۔ برات جہلم سے ربوہ آئی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴